22468 ـ ملحد سے شادی کرنے کا حکم

سوال

میرے خاوند نے مجھے کہا کہ شادی سے قبل وہ ملحد تھا اور میرا ایمان متزلزل تھا میں نے زیادہ نہ سوچا اور شادی کے ایك برس بعد میں نے دیکھا اور توقع کی کہ میں اسے تبدیل کر سکتی ہوں، خاوند کے والدین مسلمان ہیں، میرا ایمان کمزور تھا، سسرال والوں کے ساتھ میری مشکلات شروع ہو گئیں تو میرے گھر والوں نے مجھے نصیحت کی کہ اللہ پر بھروسہ کر کے اس کے لیے دعا کروں، الحمد للہ میں نے نماز بھی شروع کر دی اور دل میں ایمان اور اللہ کے وجود کا شعور پیدا ہو گیا، میرے چچا پچیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے تو اس واقعہ نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ زندگی تو ختم ہونے والی ہے الحمد للہ میرا اللہ پرایمان مضبوط ہو گیا، لیکن میرے خاوند کا ایمان میرے ایمان کی طرح نہیں، وہ اللہ اور رسول پر تو ایمان رکھتا ہے لیکن اس کے خیال میں اسلامی تعلیمات کو اپنانا ضروری نہیں، یہ تعلیمات تو صرف پہلے وقت کے لیے تھیں.
میں اسے کس طرح سمجھاؤں، کیا اب ہماری شادی باطل ہے، وہ کہتا ہے کہ دل صاف ہونا چاہیے شراب نوشی یا قمار بازی اور جوا وغیرہ اہم نہیں، بعض اوقات وہ شراب نوشی بھی کرتا ہے برائے مہربانی جواب جلد دیں کہ ہماری شادی باطل ہے یا نہیں کیونکہ میں معصیت و نافرمانی میں نہیں رہنا چاہتی، آپ کا شکریہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والے سے شادی کرنے کی وصیت فرمائی ہے، کیونکہ اصل میں عورت کمزور ہوتی ہے اسے تبدیل کرنا اور اسے مطمئن کرنا اور اس کی سوچ کو بدلنا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس کے دین کو بھی بدلنا مشکل نہیں اس کے لیے کم از کم چیز خرچ کر کے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے، اس لیے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ایسے شخص سے شادی کرنے سوچتی بھی نہ جو قلیل الدین تھا، چہ جائیکہ بےدین اور ملحد قسم کے شخص سے اس دلیل کے ساتھ شادی کرنا کہ آپ اس کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہیں.

ملحد اور بےدین شخص سے شادی اصلا بالکل باطل اور فاسد ہے، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے اس طرح کی فاسد اور باطل شادی اس دلیل سے کرنی جائز نہیں کہ وہ شادی کے بعد اس شخص کو تبدیل کر لے گی، آپ کے لیے واجب تو یہ تھا کہ آپ بھی اس صحابیہ کی طرح کرتیں جن کا نام ام سلیم تھا اور

انہوں نے ابو طلحہ سے شادی کرنے کے لیے ۔ کیونکہ وہ کافر تھا ۔ شرط رکھی کہ وہ اسلام قبول کر لے تو اس سے شادی ہو سکتی ہے، اور اسلام میں سب سے عظیم مہر ام سلیم کا تھا جیسا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے اور اسے نسائی نے (3341) میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

کسی مسلمان عورت کا کافر شخص سے شادی کرنا فاسد اور باطل ہے اس کے دلائل واضح اور ظاہر ہیں، اور یہ ان مسائل میں سے جن پر علماء امت کا اجماع ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے، لیکن اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لیے حلال نہیں، اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہے وہ انہیں ادا کر دو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں الممتحنة (10).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور شرک کرنے والی عورتوں سے اس وقت تك نکاح مت کرو جب تك وہ ایمان نہ لے آئیں، ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو، اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تك کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرك مرد سے بہتر ہے، گو مشرك تمہیں اچھا لگے، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی ایتیں لوگوں کے لیے بیان کر رہا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں البقرة (221).

اور آپ کا خاوند جو آپ کو کہہ رہا ہے اور جسے وہ اسلام کی طرف منسوب کر رہا ہے وہ سب یقینی طور پر باطل ہے، کیونکہ اسلام اس دور اور وقت کے لیے خاص نہیں تھا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تو سب لوگوں اور قیامت تك کے لیے ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں "سبا (28).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد ربانى ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ اے لوگو! ميں تمہارى سب كى طرف اللہ كا رسول ہوں، جس كى آسمان و زمين ميں پائى جانے والى سب اشياء پر ملكيت ہے، اس كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں وہ ہى زندہ كرتا اور مارتا ہے، چنانچہ تم اللہ اور اس كے رسول امى نبى پر ايمان لاؤ جو اللہ اور اس كے كلمات پرايمان لانے والا ہے اور اسى كى پيروى و اتباع كرو تا كہ تم راہ ہدايت پر آ جاؤ " الاعراف (158).

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھے پانچ اشياء دى گئى ہيں جو مجھ سے پہلے كسى نبى كو نہيں دى گئيں:

ميرى ايك ماہ كى مسافت سے دورى پر رعب كے ساتھ مدد كى گئى ہے، اور ميرے ليے سارى زمين مسجد اور پاك بنائى گئى ہے، ميرى امت ميں سے جس شخص نے بھى نماز كا وقت پا ليا تو وہ نماز ادا كرے، اور ميرے ليے غنيمت حلال كى گئى ہے، اور نبى كو خاص كر اس كى قوم كى طرف مبعوث كيا جاتا تھا ليكن مجھے سب لوگوں كے ليے مبعوث كيا گيا ہے، اور مجھے شفاعت عطا كى گئى ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (438) صحيح مسلم حديث نمبر (432).

اور آپ كے خاوند كا يہ اعتقاد ركھنا كہ دل صاف ہونا چاہيے يہ كوئى اہم نہيں چاہے شراب نوشى كرے يا جوا كھيلے

اس كى يہ بات غلط اور باطل اور فاسد اعتقاد ہے، كيونكہ اگر دل صاف ہو تو ضرورى ہے كہ اس صاف ہونے كا باقى اعضاء پر بھى اثر ظاہر ہو، كيونكہ ظاہر كى اصلاح باطن كى اصلاح كى علامت و نشانى ہے، اور ظاہر كا خراب اور فاسد ہونا باطن كى خرابى كى نشانى ہے، تو پھر اس كا دل كس طرح صاف ہو سكتا ہے جب وہ شراب نوشى بھى كرى يا جوا كھيلے اور قمار بازى كرے يا فحاشى اور بےحيائى كے كام كرے؟ يہ تو محال اور ناممكن ہے.

نعمان بن بشير رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" حلال بھى واضح ہے اور حرام بھى واضح، اور ان كے مابين كچھ مشابہات ہيں جنہيں اكثر لوگ نہيں جانتے، اس ليے جو كوئى بھى مشابہات سے بچ گيا تو اس نے اپنا دين بھى محفوظ كر ليا اور اپنى عزت بھى، اور جو كوئى شبہات

میں پڑ گیا تو وہ اس راعی اور چرواہے کی طرح ہے جو مخصوص چراگاہ کے ارد گرد چرا رہا ہے خدشہ ہے کہ کہیں اس میں بھی نہ واقع ہو جائے، خبردار ہر بادشاہ کے لیے مخصوص علاقہ چراگاہ ہوتا ہے اور اللہ کی یہ حمی اور مخصوص علاقہ اس کی زمین میں حرام کردہ اشیاء ہیں، خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے، اور وہ دل ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (52) صحیح مسلم حدیث نمبر (1599).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کی یہ شادی فاسد و باطل ہے، اور آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ اس شخص کو اپنے قریب آنے دیں حتی کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس نہ پلٹ آئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دین اسلام قبول کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو جائے اور اسلامی احکام کو ماننے لگے.

اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو شرعی عدالت کی جانب سے شرعی طور پر نکاح فسخ کرنا واجب و ضروری ہے، اور اگر آپ کے لیے ایسا ممکن نہ ہو یا پھر شرعی عدالت نہ ہو تو آپ اس سے طلاق طلب کریں، اگر وہ طلاق نہ دے تو آپ اس کو مہر سے کم یا زیادہ ادا کر کے خلع کر لیں تا کہ علیحدگی ہو سکے.

واللہ اعلم.